# اکیلے نماز پڑھنے کے بعد مغرب کی جماعت میں شامل ہونے کا حکم

**مجیب:** ابوالفیضان مولانا عرفان احمد عطاری

**فتوی نمبر:** WAT-3364

**تاریخ اجراء:** 09 جمادی الاخریٰ 1446ھ / 12 دسمبر 2024ء

## دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

## سوال

منفرد مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد جماعت میں شامل ہو گیا، تو پہلی نماز جو منفرد نے پڑھی تھی، اُس کا کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اولا یہ یادرہے کہ بلاوجہ شرعی جماعت چھوڑنا جائز نہیں ہوتا لہٰذا اگر منفرد نے بلااجازت شرعی جماعت سے پہلے ہی اپنی نماز پڑھ لی تھی تو وہ گنہگار ہوا لیکن اس کی نماز ہو گئی، اور اجازت شرعی سے یا غلط فہمی سے پہلے نماز پڑھ لی تو گنہگار بھی نہیں ہوا اور نماز بھی ہو گئی، پھر اس کے نماز پڑھنے کے بعد مغرب کی جماعت شروع ہوئی، اب جہاں وہ ہے، اگر اسی جگہ مغرب کی جماعت شروع ہوئی تو اسے حکم ہے کہ وہاں سے نکل جائے، جماعت میں شریک نہ ہو کہ جماعت میں یہ شمولیت بطور نفل ہو گی اور تین رکعات نفل نہیں ہوتے اور چوتھی ملائے گا تو امام کی مخالفت کی وجہ سے کراہت لازم آئے گی، اور اگر وہاں ہی رہے گا تو لوگ بدگمان ہوں گے۔ اور اگر وہ اس کے باوجود جماعت میں شامل ہو جاتا ہے تو اس نے برا کیا، اب اس صورت میں پہلے پڑھی ہوئی نماز پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اور اس کے لیے یہ حکم ہے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد مزید ایک رکعت ملائے اور چار پوری کرلے۔

کنزالدقائق اور اس کے تحت نہرالفائق میں ہے: ”(وإن صلى) وحده (لا) أي: لا يكره له الخروج لأنه أجاب داعي الله تعالى ۔۔ (إلا في الظهر والعشاء إن شرع) المؤذن (في الإقامة) فيكره له بالخروج وإن صلى وحده لأنه مخالف للجماعة عيانا والتنفل بعدهما غير مكروه ولذا قيد بالظهر والعشاء لأنه يكره في غيرهما الكراهة التنفل بعد الفجر والعصر ولزوم أحد المحذورين السابقين لو اقتدى في المغرب“ ترجمہ: اور اگر اس نے تنہا نماز پڑھ لی تو اس کے لیے مسجد سے نکلنا مکروہ نہیں کیونکہ اس نے موذن کی بات کو قبول کر لیا، مگر یہ کہ ظہر یا عشاء کی جماعت ہو اور مؤذن اقامت کہنا شروع کر چکا ہو تو اب اس کے لیے مسجد سے باہر

جانا، مکروہ ہے اگرچہ وہ تنہا نماز پڑھ چکا ہو کہ وہ جماعت کا کھلا مخالف ہے اور ان دونوں کے بعد نفل پڑھنا مکروہ نہیں ،اور اسی وجہ سے ظہر اور عشاء کی قید لگائی کہ ان کے علاوہ نمازوں میں اپنی نماز پڑھ لینے کے بعد جماعت میں شامل ہونا مکروہ ہے کہ فجر و عصر کے بعد نفل مکروہ ہے اور مغرب میں اگر وہ اقتدا کرے تو سابقہ دو ممنوع کاموں میں سے ایک (جماعت کی مخالفت والا معاملہ) لازم آئے گا۔(النهر الفائق شرح كنز الدقائق، ج01، ص310، دار الكتب العلمية)

فتاوی شامی میں ہے"ولا يقتدي لكراهة التنفل بعد الفجر، وبالثلاث في المغرب، وفي جعلها أربعا مخالفة لإمامه، فإن اقتدى أتمها أربعا لأنه أحوط لكراهة التنفل بالثلاث تحريما، ومخالفة الإمام مشروعة في الجملة كالمسبوق فيما يقضي والمقتدي بمسافر، وتمامه في البحر۔"ترجمہ: فجر کی نماز پڑھ لینے کے بعد امام کی اقتداء نہیں کرے کہ فجر کے بعد نفل مکروہ ہے، اور مغرب کی نماز پڑھ لینے کے بعد امام کی اقتداء نہیں کرے گا کہ مغرب کی صورت تین نوافل ادا کرنا لازم آئے گا اور چار رکعات ادا کرنے میں امام کی مخالفت ہوگی، البتہ اگر کوئی اقتداء کر ہی لے، تو پھر پوری چار رکعات ادا کرے کیونکہ اس میں زیادہ احتیاط ہے، اس لیے کہ تین نوافل پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے جبکہ امام کی مخالفت بعض صورتوں میں جائز ہے جیسے مسبوق جب اپنی رہ جانے والی بقیہ رکعات ادا کرتا ہے اور مسافر کی اقتدا کرنے والا مقیم جب اپنی بقیہ رکعات ادا کرتا ہے تو ان صورتوں میں امام کی مخالفت ہوتی ہے لیکن یہ مخالفت جائز ہے۔ اس مسئلہ کی پوری تفصیل بحر الرائق میں ہے۔(فتاوی شامی، جلد2، صفحہ 52، مطبوعہ: دار الفکر، بیروت)

امام اہلسنت علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا:" ایک شخص فرض تنہا پڑھ چکا تھا اب مسجد میں جماعت قائم ہوئی اور یہ اس وقت مسجد میں موجود ہے تو اب اسے کیا حکم ہے؟"

اس کے جواب میں امام اہلسنت علیہ الرحمۃ نے فرمایا:"

"ظہر و عشاء میں ضرور شریک ہو جائے کہ اگر تکبیر سن کر باہر چلا گیا یا وہیں بیٹھا رہا تو دونوں صورت میں مبتلائے کراہت و تہمت ترک جماعت ہوا اور فجر و عصر و مغرب میں شریک نہ ہو کہ قول جمہور پر تین رکعت نفل نہیں ہوتے اور چوتھی ملائے گا تو بسبب مخالفت امام کراہت لازم آئے گی اور فجر و عصر کے بعد تو نوافل مکروہ ہی ہیں اور ویسے بیٹھا رہے گا تو کراہت اور اشد ہوگی لہٰذا ان نمازوں میں ضرور ہوا کہ باہر چلا جائے۔"(فتاوی رضویہ، ج08، ص137، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم